Editorial **اداریہ**

اعتبار کی بات

ماہ ستمبر (شمسی کیلنڈر) اور ماہ ذیقعدہ (قمری کیلنڈر) کے معانقہ کا شمارہ حاضر ہے اس معانقہ کو حسن اتفاق کہا جا سکتا ہے لیکن حقیقت کی نگاہ سے دیکھئے تو سال شمسی ہی ہوتا ہے اور مہینہ قمری۔ شمسی کیلنڈر میں مہینہ کا وجود اور قمری مہینوں سے قمری سال کی ترتیب محض اعتبار کا کرشمہ ہے۔ یوں بھی مہینہ اور سال 'پورے پورے دن' کے نہیں ہوتے، یہ بھی اعتبار ہے کہ دن کے کچھ حصہ کو کم یا بڑھا کر مہینہ یا سال کے دن کو پورا کرا دیتے ہیں۔ ایسا اعتبار ہمارے بزرگوں اور دانشوروں نے دلایا ہے، نہیں تو ہم منٹوں سکینڈوں کے چکر میں ان تاریخوں کو دماغ میں بٹھا نہ پاتے جنہیں ہم یاد رکھنا بھی دل سے چاہتے ہیں وہ یادگار لمحے (Memorable moments) بھی ہمارے دلوں سے چھن جاتے۔ تاریخ تو صرف اپنے چہیتوں کے چہیتے لمحے ہی سجا کر محفوظ رکھتی ہے، وہ بھی بعد کے تاریخی تحریف سے محفوظ نہیں رہ پاتے۔

دانشورانہ اعتبار کی ایک مثال نہج البلاغہ کی ترتیب و تدوین بھی ہے۔ اس کے استناد کے حوالے سے ایک پر مغز مقالہ کی دوسری اور آخری قسط بھی اس شمارہ کی زینت ہے۔ اس ترتیب کے قابل قدر کارنامہ ہونے میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ فطری یا غیر فطری (مصنوعی/ارادی) شک و شبہ سے تو خالق کلام کا کلام بھی محفوظ نہیں رہا، تو مخلوق کے کلام کا استناد 'لاکلام' کیسے ہو سکتا ہے۔ مذکورہ ترتیب کے کارساز علام کے استناد پر ایک علامہ دہر کا استشہاد ہمارے قارئین کرام کو خوش نگر اور نیک نظری کا مواد ہوگا، ایسا ہمارا اعتبار و اعتماد ہے۔

ذیقعدہ کا مہینہ یوم 'دحوی الارض' کا امین بھی ہے۔ ہماری زندگی کا سارا دارو مدار اور اعتبار اسی کرہ ارض پر ہے۔ اس طرح یہ ہمارا بنیادی یادگار دن ہے۔ وہیں باعث تخلیق زمان و مکاں سلسلہ کی ایک کڑی کے ظہور ارضی کی عید ہے۔ اسی مہینے اسی سلسلہ کی دو کڑیوں کی المناک شہادت بھی خوں چکاں تاریخ کا حصہ ہے۔ یہ خونی ستم ستمبر سے مخصوص تو نہیں ہے۔ بارہ مہینوں جاری ہے۔ ادھر عرصہ سے دنیا اسکی لپیٹ میں ہے۔ عراق میں بنام داعش غزہ میں بنام صہیونیت اور دوسری جگہ الگ الگ ناموں سے یہ انسانیت کش کھیل چل رہا ہے، شیطانی چالیں کھیلی جا رہی ہیں۔ ادھر کچھ دن پہلے لکھنؤ میں بھی ستم کا انسانیت سوز بربریت عنوان کھیل ہو گیا۔ جمعۃ الوداع کے دن نہتے پر امن روزہ داروں پر پولس کے ہاتھوں (لاٹھیوں) بربریت کا وہ ننگا ناچ ہوا کہ ایک روزہ دار کی جان تک لے گیا۔ کئی عماموں اور عباؤں کی عزت کو تار تار کیا گیا جو جسمانی زک سے کہیں زیادہ ناقابل مداوا ہے۔ ہم اس کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ اس سے زیادہ کرب ناک اور قابل تاسف ان حضرات اور جماعتوں کی مصلحت کوشانہ خاموشی ہے جو ہر ایسے ویسے موقع پر حق ناحق بولنے سے نہیں چوکتے اب اس کے پیچھے چھپا چہرہ اور مصلحت کی نقاب میں چھپے چہرہ دنیا پر ظاہر ہے۔ ہمارا قلم ان ناپاک قلموں کا نام لے کر کیا اپنی روشنائی خشک کرے، بس خدائے عظیم سمجھے ایسوں کا اور ان کے ناپاک عزائم کو۔ آمین

م۔ ر۔ عابد